دعی یدعو : کے معنی: بلانا، دعوت دینا، طلب کرنا : دعوت فلانا : ,,میں نے فلاں کو دعوت دیا،، جیسے اللہ تعالی کا فرمان: له دعوة الحق (الرعد : ۱۴) اسی طرح کہا جاتا ہے :ایمان کی دعوت، اسلام کی دعوت اور انبیاء کی دعوت وغیرہ،

,,اصطلاح میں دعوت کہتے ہیں: صرف انظار الناس وعقولهم الی عقیدة تفیدهم ،او مصلحة تنفعهم ،وهی ایضا ندبه لانقاذ الناس من ضلالة كادوا يقعون فيها او مصيبة كادت تحدق بهم (تاریخ الدعوة : مؤلف: آدم عبد الله ،الطبعة الثانية ص:۱۷) لوگوں کی عقلوں اور ان کی نگاہوں کو اس عقیدہ اور مصلحت کی طرف پھیر دینا جو ان کے لئے فائدہ منداور نفع بخش ہو ،تا کہ لوگوں کو اس گمراہی سے بچایا جا سکے جس میں وہ عنقریب داخل ہو جانے والے ہیں، یا ایسی مصیبت سے جو انہیں گھیر لینے والی ہے،،

محمد ابوالفتح البیانونیؒ لکھتے ہیں : تبليغ الاسلام للناس ،وتعليمه اياهم وتطبيقه فی واقع الحياة / المدخل الی علم الدعوة :(ص:۱۷) دعوت کہتے ہیں دین اسلام کو لوگوں تک پہونچانا، اور انہیں اس کی تعلیم دینا، اور عملی زندگی میں اسے نافذ کرنا،

ابن اثیر رحمہ اللہ : ہرقل کی جانب نبی ﷺ کی طرف سے بھیجے گئے خط کے ایک جملہ ,,أدعوک بدعاية الاسلام،، کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: أی :دعوته ،وهی كلمة الشهادة التی يدعو اليها اهل الملك الكافره / ,,میں کلمہ شہادت (اشهد ان لااله الا الله وأشهد ان محمد رسول الله) کے اقرار کرنے کی دعوت دیتا ہوں، جس کی طرف کافروں کو بلایا جاتا ہے (النهاية فی غريب الحديث والأثر ، ج۲ ص ۱۲۲)

قال ابن تيميه رحمه الله : الدعوة الى الله عزوجل هی : الدعوة الى الايمان به ، وبماجائت به رسله بتصديقهم فيما أخبروا به ، وطاعتهم فيما أمروا ، وذلک يتضمن الدعوة الى الشهادتين ، واقام الصلاة ،وايتاء الزكاة ، وصوم رمضان ، وحج البيت ، والدعوة الى الايمان : بالله وملائكته ، وكتبه ورسله والبعث بعد الموت ، والايمان بالقدر خيره وشره ، والدعوة الى أن يعبد ربه كأنه يراه (مجموع الفتاوی شيخ الاسلام ابن تيميه : ۱۵/۱۵۷)

اللہ کی طرف دعوت دینے کا مطلب یہ ہے کہ: لوگوں کو اللہ تعالی پر ایمان لانے، اور جو کچھ اس کے انبیاء ورسل لے کر آئے اور خبر دیا اس کی تصدیق کرنے، اور جو انہوں نے حکم دیا اس کی اطاعت و پیروی کرنے کی طرف بلایا جائے، اور دعوت شامل ہے: شہادتین، نماز، روزہ ،زکاۃ اور حج بیت اللہ کی طرف بلانے کو، اور اس بات کو بھی شامل ہے کہ لوگ ایمان لائیں: اللہ پر اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر، تقدیر اور اس کے خیر وشرہ ہونے پر، اور اس بات کی دعوت دی جائے کہ اپنے رب

کی عبادت اس طرح کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو،،

دعوت وتبلیغ پورے دین کو شامل ہے:

دعوت دین کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے تمام پہلوؤں کو شامل ہے، دعوت کا اطلاق ہر اس محنت اور کوشش پر ہوتا ہے جس سے خلوص وللّٰہیت کے ساتھ اللہ کے دین کی خدمت مقصود ہو، دعوت کسی ایک پہلو کو خاص نہیں ہے بلکہ پورا دین اس میں شامل ہے، اب اگر کوئی شخص صحیح عقیدہ ومنہج اور اخلاصِ عمل کی طرف بلائے تو وہ بھی دعوت ہے، شرک و بت پرستی کے مٹانے اور اللہ کی توحید کو غالب کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے وہ بھی دعوت ہے، اسلام کی خوبیاں اور محاسن کو بیان کرنا، اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پھیلائے گئے شبہات کا دفاع کرنا بھی دعوت ہے، جو شخص فرائض کی پابندی، صوم وصلاۃ کی ادائیگی، والدین کی اطاعت وفرمانبرداری، سچائی، امانت داری، ایفاء عہد، کی تعلیم دیتا ہے وہ بھی داعی الی اللہ ہے، جو شخص ظاہر وباطن کی اصلاح، خوف الہی، استقامتِ دین، توکل وانابت الی اللہ کی طرف دعوت دے وہ بھی داعی الی اللہ ہے، جو امر بالمعروف نہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا کرے، سماج اور معاشرہ سے ہر طرح کی برائیوں کو اپنی استطاعت اور علم کی روشنی میں ختم کرنے کی کوشش کرے وہ بھی داعی ہے، جو دینی درسگاہوں میں بیٹھ کر طلبہ وطالبات کو کتاب اللہ اور سنت رسول کا درس دے، کتابیں لکھے، مسائل کی چھان بین کرے، صحیح وضعیف احادیث کی تحقیق کرے، دلائل شرعیہ کی روشنی میں فتوے دے، تقریر وتحریر کے ذریعہ امت کی اصلاح اور مختلف افکار وخیالات کی پراگندگی کو صاف ستھرا بنا کر منہج سلف کے مطابق تعلیم وتربیت دے وہ بھی داعی الی اللہ ہے، پس جس شخص کے پاس توحید وسنت کا صحیح علم ہے، اس پر تبلیغ دین کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے،

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلغوا عنی ولو آية (مسلم : ۲۵۹۵) لوگوں کو پہونچادو چہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو،، کیونکہ ہر شخص پر اس کی علم وصلاحیت اور حسبِ استطاعت دعوت کی ذمہ داری ادا کرنا لازم ہے، حتی کہ ایسا شخص جو جدید وسائل ابلاغ اور مفید ذرائع کا استعمال کر کے کسی بھی طرح اللہ کے دین کی نشر واشاعت میں حصہ لیتا ہے وہ بھی دعوت الی اللہ کے ایک شعبے سے جڑا ہے، دعوت کا کام صرف چند باصلاحیت افراد کے ذریعہ ہر جگہ انجام نہیں پا سکتا، آج ہمارے سماج ومعاشرہ میں کارِ دعوت کا ایک وسیع میدان ہے، ایک طرف اسلام کے نام لیواؤں میں ہر طرح کا فساد داخل ہو چکا ہے، فکری انحراف عام ہوتا چلا جا رہا ہے، خارجیت کے جراثیم تیزی سے پھیلتے جا رہے ہیں، جس کی جڑوں پر قدغن لگانا، کتاب و سنت کے دلائل اور فہم سلف کی روشنی میں اس کی کمزوریوں کو واضح کرنا وقت کی اہم ضرورت

ہے، دوسری طرف برادران وطن تک اسلام کی دعوت پہونچانے کا ایک وسیع میدان ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر شعبہ جات کے لئے مختلف صلاحیتوں کے حامل افراد کی ضرورت ہوتی ہے، ہر کام ہر شخص انجام نہیں دے سکتا، جب ہر میدان کے لوگوں کی صلاحیتیں جمع ہو کر مختلف محاذ پر اللہ کے دین کی آبیاری کے لئے کام کرتی ہیں تب جا کر اسلامی دعوت کو صحیح مانوں میں استحکام اور فروغ حاصل ہوتا ہے، اور اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہوتی ہے،

دعوت الی اللہ کی اس عظیم امانت کی ادائیگی اور نیکی وتقوی کے اس عمل پر ہر فرد کا تعاون درکار ہے، مالدار اپنے مال ودولت کو اللہ کے راستے میں خرچ کر کے تبلیغ دین میں حصہ دار بنے، اہل علم وماہرین کتاب وسنت، پختہ سمجھ بوجھ اور علم وبصیرت رکھنے والے لوگ علمی سرپرستی کے ذریعہ تعاون کریں، مساجد ومدارس میں ائمہ اور علماء کرام امامت وخطابت، تزکیہ و تربیت، درس وتدریس کے ذریعہ امت کی اصلاح ورہبری کا کام کریں، یقیناً آپ کا مقام بہت عظیم ہے، اس لئے ذمہ داریاں بھی بہت بڑی ہیں، اسی طرح جو افراد غیر مسلموں میں کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان کے دکان ومکان تک پہونچ کر انفرادی واجتماعی سطح پر اسلام کا صحیح تعارف پیش کرنے، ان کے اعتراضات وشبہات کا حکمت کے ساتھ دفاع کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، وہ دعوتی فولڈرس، کتابچہ، آڈیو ویڈیوز، فیلڈ ورک، ذاتی وشخصی ملاقات، رفاہی خدمات اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ایک ایک فرد تک دین اسلام کی دعوت خلوص کے ساتھ پہونچانے میں ہر ممکن تعاون پیش کریں، انسانیت بدامنی و بے چینی کی زندگی سے نکلنا چاہتی ہے، امن وامان کی تلاش میں سرگرداں ہے، اسے شدت سے روحانی پیاس بجھانے کی تڑپ ہے، اور اس کی سیرابی کا ذریعہ صرف اور صرف مذہب اسلام ہے، اور اسلام کی سچی تعبیر سلفیت ہے،

امام دار الہجرہ امام مالک رحمہ اللہ سے بعض لوگوں نے کہا: انک تفرغت للعلم وتركت الجهاد فی سبيل الله،، ,,آپ نے صرف تعلیم وتعلم اور درس وتدریس کو لازم پکڑ لیا ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کا کام ترک کر دیا ہے، (جیسا کہ بعض جاہلوں میں شیطان یہ شبہات ڈالتا ہے کہ مسجدوں اور مدرسوں میں بیٹھ کر تبلیغ اور جہاد نہیں ہوتا) ۔امام مالک رحمہ اللہ گہری سمجھ بوجھ کے مالک تھے، علم کی روشنی میں اس فتنے کو بھانپ لیا اور فرمایا: ,,يا هذا ان من عباد الله من فُتح له باب الصلاة ، .يعنی الاكثار من صلاة النفل . ومنهم من فُتح له باب الصدقة ،ومنهم من فتح له باب الصيام ،ومنهم من فتح له باب العمره والحج ، ومنهم من فتح له باب الجهاد ، ومنهم من فتح له باب العلم ،وانا ممن فتح لی الله باب العلم ورضيت

بما فتح الله لی) ,, اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں اللہ نے ان کے لئے نماز (یعنی نفلی نمازوں کے اہتمام) کا دروازہ کھول دیا ہے، اور کچھ لوگوں ایسے ہیں جن کے لئے صدقہ وخیرات، روزہ اور عمرہ حج و جہاد کا دروازہ کھول دیا ہے، اور کچھ لوگوں کے لئے علم کا دروازہ کھولا گیا ہے، اور میرے لئے اللہ نے علم کا دروازہ کھولا ہے اور جو راستہ اللہ نے میرے لئے کھولا ہے میں اس راضی ہوں،، /تفصیل کے لئے دیکھئے: الدعوہ الی اللہ فضلها و ثمراتها : للشيخ صالح آل شيخ، ص: ۱۰، ۱۱)

مقصد تخلیق کی یاددہانی انبیاء کی بعثت کا مقصد:

اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو ایک عظیم مقصد کے تحت پیدا کیا ہے، تا کہ وہ خالص اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک وساجھی نہ ٹھہرائیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ,,میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں،، (ذاریات : ۵۶) ساری مخلوقات میں جنوں اور انسانوں کو تکالیف شرعیہ کا مکلّف کیا گیا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وكان المقصود بالدعوة : وصول العِباد الى ماخُلقوا له من عِبادة ربِّهم وحده لا شريک له والعِبادةُ أصُلُها عِبادة القلب المُستتبِع لِلجوارِح فان القلب هو الملِکُ والاعضاءُ جنوده ، وهو المضغة الذى اذا صلَحتُ صلح لها سائرُ الجسَدواذا فسدتُ فسد لها سائر الجسد ، (مجموع الفتاوى : ج ۲ ص: ٦) ,, دعوت کا مقصود یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو ان کی تخلیق کے مقصد تک پہونچا دیا جائے کہ وہ خالص اپنے رب کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک وساجھی نہ ٹھرائیں، اور عبادت میں اصل دل کی عبادت ہے، اعضاء وجوارح اس کے تابع ہیں، دل تمام اعضاء کا بادشاہ ہے اور سارے اعضاء اس کے لشکر ہیں، وہ (جسم میں)ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ وہ درست ہے تو سارے اعضاء درست ہیں اور جب وہ فسادزدہ ہوجائے سارے اعضاء خراب ہوجاتے ہیں،،

اللہ تعالی فرماتا ہے میں ہی تم سب کا خالق ہوں، اس لئے تم سب میری ہی غلامی کرو،

اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ،، اس آیت میں اسلام کی بنیادی دعوت کو پیش کیا گیا ہے، اسی مقصد تخلیق کی یاددہانی کے لئے اللہ تعالی نے کتابیں نازل فرمائی، اور ہر امت میں اپنا رسول بھیجا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ,,ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (جو انہیں یہی کہتا تھا) کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو،،

اکوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو،، لہذا ہر زمانے میں پیغمبروں

اور رسولوں نے انسانیت کی اصلاح وتربیت کا حق ادا کیا، ہلاکت و بربادی اور ضلالت و گمراہی کی راہوں سے ڈرایا، کفر وشرک کی گندگی سے ان کے دلوں کو پاک کیا، ہر طرح کی خیر و بھلائی سے واقف کرایا، شر وفساد سے ڈرایا، اخلاص دین اور کفر وشرک سے بچنے کی تلقین فرمائی، ارشاد باری تعالی: ,, ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ان کی طرف اسی بات کی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری عبادت کرو،، (الانبیاء : ۲۵) قولہ تعالی: ,, ہم نے انہیں رسول بنایا ہے خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تا کہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالی پر رہ نہ جائے،، (نساء : ۱٦۵) اللہ اور اس کے رسول نے صراط مستقیم اور راہ ہدایت کو کھول کھول کر بیان کر دیا، تا کہ بندوں پر حجت قائم ہوجائے، علم وبصیرت اور دلیل کی روشنی میں اپنے رب کی صحیح معرفت حاصل کرسکیں، قولہ تعالی: ,, تا کہ جو ہلاک ہو دلیل جان کر ہلاک ہو، اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل پہچان کر زندہ رہے،، / الانفال : ۴۲)

پھر اللہ تعالی نے اس رسالت ونبوت کے سلسلے کو نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم فرمایا، آپ نے اس امانت کا حق ادا کیا، اللہ کے بندوں کو آخری دم تک رسالت کا پیغام پہونچایا، آپ ﷺ کو اللہ کے راستے میں بے پناہ تکلیفیں دی گئیں، پس آپ نے اس پر صبر کیا، اور دین کی طرف لوگوں کو بلاتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے زمین میں اپنے دین کو غالب کر دیا، اپنی نعمت کا اتمام کیا، اور لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہوئے، اور کفر کی چھتیں سرنگوں ہوگئیں، آپ ﷺ کی وفات سے پہلے اللہ تعالی نے اس دین کو مکمل فرمادیا،

قولہ تعالی: آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا، اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا،، /المائدہ : ۳) پھر آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام صراط مستقیم پر قائم رہے، اور دین کی امانت کو صدق ویقین اور پوری قوت کے ساتھ لے کر اٹھے، اور زمین میں اللہ کے دین کو غالب کیا، پھر تابعین اور ان کے شاگردوں نے اس بارگراں کو اپنے کندھوں پر اٹھایا، پوری دینا میں پھیل گئے، اور ہر چہار سُو قال اللہ وقال الرسول کا غلغلہ بلند کیا، آج بھی دعوت دین کا یہ سلسلہ اسی طریقے پر قائم ہے، اللہ تعالی اپنے دین کی خدمت کے لئے ہمارا محتاج نہیں ہے، بلکہ یہ ہماری سعادتمندی ہے کہ اس نے اپنے دین کی خدمت کے لئے ہمیں توفیق دی ہے،

اللہ تعالی ہم سب کو اخلاص ومحبت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق بخشے،

SMILE PRINT, Chembur-9819889864

البرفائونڈیشن

۱، ونجارا مینسن، گن پاوڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیاڈ روڈ، ممبئ ۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائڈ: www.albirr.in